سوال

میں نے چندماہ قبل اپنے گھروالوں کے علم کے بغیر شادی کرلی (میرے گھر والے غیر مسلم ہیں) ہمارا اتفاق تھا کہ ہماری شادی پوشیدہ رہے گی حتی کہ میرے گھر والے موافقت کرلیں، یہ شادی کی تقریب بہت ہلکی سے تھی، لیکن بعد میں مجھے علم ہوا کہ یہ شادی صحیح نہیں؛کیونکہ شادی کے وقت میرا ولی موجود نہ تھا صرف دو گواہ موجود تھے جیسے ہی مجھے اس کا علم ہوا تو میں نے اپنے خاوند کو بتایا، اب خاوند دوبارہ شادی نہیں کرنا چاہتا کیونکہ وہ محسوس کرتا ہے کہ وہ شادی کے لیے تیار نہیں، مشکل یہ ہے کہ ہم اکٹھے تھے اور اب میں حاملہ بھی ہوں، وہ کہتا ہے کہ ہمارا یہ بچہ زنا کا ہے اور وہ اس کا ذمہ دار نہیں، اس بچے کے متعلق میں ہی ذمہ دار ہوں، لیکن وہ بہتر اسی کو قرار دیتا ہے کہ ہم اس اپنے اور اس بچے کی وجہ سے حمل ضائع کروادیں برائے مہربانی کوئی نصیحت فرمائیں، اگر میرے گھر والوں کو علم ہوگیا تو وہ مجھے عاق کردینگے، میرے پاس کوئی اور جگہ نہیں جہاں میں جاؤں، میرا حمل اس وقت حمل کے ابتدائی ہفتوں میں ہے

جواب

الحمد للہ

دین اسلام نے عورت کے لیی بغیر ولی کے شادی کرنا حرام کیا ہے، اور اگر ولی کے علاوہ کوئی اور اس کا عقد نکاح کرتا ہے تو اس کا نکاح فاسد ہوگا، اور کافر شخص کو مسلمان عورت پر کوئی ولایت نہیں، اگر اس عورت کے گھر والوں میں کوئی مسلمان نہیں تو مسلمانوں کا ذمہ دار یا ان کا مفتی یا اسلامی مرکز کا امام ولی کے قائم مقام ہوگا

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

رہا کافر تو مسلمان عورت پر وہ کسی بھی حالت میں ولی نہیں بن سکتا اس پر اہل علم کا اجماع ہے

دیکھیں : المغنی (356/7).

چنانچہ یہ عقد نکاح غیر صحیح ہے، اس کو فسخ کرنا اور خاوند سے دور رہنا واجب ہے، اور خاوند کو چاہیے کہ اگر وہ آپ سے شادی کرنا چاہتا ہے تو وہ شرعی طریقہ سے دوبارہ نکاح کرائے، اور آپ کوشش کریں کہ اس سلسلہ میں کسی اہل علم اور خیر صلاح والے شخص کو بطور واسطہ ڈالیں جو اس کو سمجھائے اور اس کی غلطی دور کرنے پر اسے مطمئن کرے، اس میں آپ کی اور آپ کے بچے کی حفاظت ہے

اگر وہ نصیحت قبول نہیں کرتا تو آپ کو یہی نصیحت ہے کہ آپ اس سے اعراض کریں، کیونکہ اس کی کلام وفادار مردوں کے اخلاق کے منافی ہے، پھر اسکا یہ کہنا : وہ شادی کے لیے تیار نہیں " یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ آپ سے صرف استمتاع اور کھیلنا چاہتا ہے، اور اللہ عزوجل نے جو شریعت میں حکم دیا ہے اس کا التزام نہیں کرنا چاہتا، اور نہ ہی وہ آپ کے متعلق مکمل ذمہ داری کا ثبوت دینا چاہتا ہے جیسا واجب ہوتا ہے

اور اس کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ اس حمل کو ضائع کرنے کا مطالبہ کرے، اور اگر بچہ میں روح پھونکی جا چکی ہے تو بھی آپ کے لیے حمل ضائع کرانا حلال نہیں، اور اگر آپ ایسا کرتی ہیں تو یہ ایک قتل ہوگا

اور رہا بچہ تو تو اس کا نسب اپنے باپ سے صحیح ہے اور وہ زنا کا بچہ شمار نہیں ہوگا، بلکہ علماء کرام اسے نکاح شبہ سے پیدا شدہ بچہ شمار کرتے ہیں، اور نکاح شبہ سے پیدا شدہ بچے کا نسب ثابت ہوتا ہے

دیکھیں : المغنی (196/11).

اے مسلمان عورت آپ یہ یاد رکھیں کہ بندوں کی روزی اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے ذمہ لی ہے اور اس کی کفالت کی ہے، اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ جو کوئی بھی اللہ کا تقوی اختیار کرتا ہے تو اللہ سبحانہ وتعالی اس کے لیے مشکلات سے نکلنے کی راہ بنا دے گا

آپ اللہ تعالی پر بھروسہ وتوکل کریں اور اس کی طرف توبہ بھی کریں اور اس توبہ میں یہ شامل ہے کہ آپ اس شخص سے اپنے تعلقات ختم کر دیں کیونکہ یہ نکاح باطل ہے، اس لیے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا جیسا کہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، اور جب آپ ایسا کرینگی تو آپ اسے اللہ کا حکم سمجھ کر کریں گی کہ اس سے تعلقات منقطع کر دیں اور توبہ کریں

اور یہ علم رکھیں کہ جس کسی نے بھی اللہ کے لیے کچھ چھوڑا اللہ تعالی اسے اس کا نعم البدل عطا کریگا، اللہ تعالی آپ کے معاملہ کو آسان فرمائے

واللہ اعلم.